حسنین کریمین کی شان وعظمت

محرم الحرام کا سنتوں بھرا بیان

(اسلامی بہنوں کے لیے)

Muharram-1439H

مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودشریف کی فضیلت

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس(10) مرتبہ دُرُودِ پاک بھیجے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو (100) رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک بھیجے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قِیامت کے دن اسے شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔"

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، فی الصلوۃ علی النبی ۔۔۔ الخ، الحدیث: ۱۷۲۹۸، ج۱۰، ص۲۵۳)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز، کہ اِس کی اجازت نہیں۔ جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور حَضْرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یقیناً کرم و شفقت کے باغ کے مہکتے پھول ہیں، یہ دونوں سرکارِ کائنات، فخرِ مَوْجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان سے کمال مَحبَّت تھی، آیئے! اُن کی مَحبَّت کو پروان چڑھانے اور اپنے پلّے میں نیکیاں لکھوانے کی نِیَّت سے ان کا ذِکرِ خیر سنتی ہیں:

نام و کُنْیَت و اَلقاب

ان دونوں شہزادوں میں سے بڑے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت "ابو محمد" ہے۔ لقب "تَقِی و سَیِّد" جبکہ عرف "سِبْطُ رَسُولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”اور“ سبطِ اکبر“ ہے۔ آپ کو ”رَیحَانَۃُ الرَّسُوْل“ (یعنی رسولِ خدا کے پھول) اور ”آخِرُ الْخُلَفَاءِ بِالنَّصِّ“ (یعنی حدیثِ پاک کے مطابق آخری خلیفہ) بھی کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادتِ مُبارکہ 15 رَمَضانُ الْمُبارَک 3 ہجری کی شَب میں مدینۂ طیبہ میں ہوئی۔ حُضُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور بال جُدا کیے گئے اور حکم دیا کہ بالوں کے وزن کی چاندی صدقہ کی جائے۔(تاریخُ الْخُلَفَا، بابُ الحسن بن علی بن ابی طالب، ص۱۴۹ و روضة الشهداء (مترجم)، باب ششم، ۱۳۹/۶) آپ کا نام اِمامُ الانبیاء، سَیِّدُ الاَسْخِیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہی ”حسن“ رکھا۔(سوانحِ کربلا، ص۹۲)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چھوٹے بھائی امامِ عالی مقام، حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت 5 شعبانُ المعظم سن 4 ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ ان کا نام بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ”حُسَین“ اور ”شَبّیر“ رکھا جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت ”ابو عبداللہ“ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا لقب بھی ”سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ“ (یعنی رسولِ خدا کے نواسے) اور ”رَیحَانَۃُ الرَّسُوْل“ (یعنی رسولِ خدا کے پھول) ہے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔(اسد الغابة، باب الحاء والحسين، ۱۱۷۳-الحسين بن علی، ص۲۵، ۲۶ ملتقطاً وسير اعلام النبلاء، ۲۷۰-الحسين... الخ، ۴۰۲/۴-۴۰۴)

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی پیدائش کے ساتویں دن، ان کی طرف سے دو دو بکریاں عقیقے میں ذَبح فرمائیں۔(مصنف عبدالرزاق، باب العقيقه، ۲۵۴/۴، حديث: ۷۹۹۳)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! عقیقہ کرنا ایک سُنّت عمل ہے۔(فتاوی رضویہ ج۲۰ ص۵۸۶) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عقیقے کیلئے

www.dawateislami.net

ساتواں دن بہتر ہے اور اگر ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں ، سُنّت اَدا ہوجائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں (7ویں) یا چودھویں(14ویں) یا اِکّیسویں (21ویں) دن یعنی سات (7) دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچّہ پیدا ہو، اُس دن کو یاد رکھیں، اُس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ ساتواں ہوگا، مثلًا جُمعہ کو پیدا ہوا تو جُمعرات ساتواں(7واں) دن ہے اور سنیچر (یعنی ہفتے) کو پیدا ہوا تو ساتواں(7واں) دن جُمعہ ہوگا، پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جُمعہ کو عقیقہ کرے گا اس میں ساتویں(7ویں) دن کا حساب ضَرور آئے گا۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۵۶)

عقیقے کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"عقیقے کے بارے میں سوال جواب"** کا مطالعہ فرمائیے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ عُموماً جب بھی بچہ پیدا ہوتا ہے عقیقہ اس کے والِدَین ہی کرتے ہیں، لیکن قربان جائیے! کہ جب حضرت سَیِّدُنا امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت ہوئی تب بھی اور جب حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لائے تب بھی عقیقہ ان کے والِدَین نے نہیں کیا بلکہ ان کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے نواسوں سے کیسی مَحَبَّت فرماتے تھے۔؟ آیئے! نانائے حسنین، رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسَنَینِ کَرِیمَین سے پیار اور مَحَبَّت فرمانے پر مشتمل چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں چنانچہ

مَحَبَّت کا نرالا انداز

حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات کسی کام سے نبیِ اکرم، نورِ

www.dawateislami.net

مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گیا تو نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس طرح تشریف لائے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی چیز کو گود میں لیے تھے، مجھے خبر نہ تھی کہ وہ کیا ہے، جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گود میں لیے ہیں؟ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے کھولا تو حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی آغوش میں تھے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے، میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ الٰہی! میں ان دونوں سے مَحبَّت کرتا ہوں تُو بھی ان سے مَحبَّت کر اور جو اِن سے مَحبَّت کرے اس سے بھی مَحبَّت کر!۔(ترمذی، بابِ مناقبِ حسن رضی اللّٰہ عنہ، ۵/ ۴۲۷، حدیث ۳۷۹۴)

حسنینِ کریمین کی حوصلہ افزائی

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حَسَنَین کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کُشتی لڑ رہے تھے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرما رہے تھے: حسن! حسین کو پکڑلو۔ حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ حَسَن کی حوصلہ افزائی فرمارہے ہیں حالانکہ یہ بڑے ہیں؟ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دوسری طرف جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام ہیں جو حُسَین کو ایسے ہی کہہ کر حوصلہ افزائی فرمارہے ہیں۔(سیر اعلام النبلاء، الحسن بن علی، ۴/۳۹۲)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھُول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گل

(حدائقِ بخشش، ص۷۷)

www.dawateislami.net

خُطبہ چھوڑ دیا

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہمیں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اسی دوران حضرت سیدنا امام حَسَن اور سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تشریف لائے، اُنھوں نے سُرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں کم عمری کی وجہ سے گِرتے پڑتے چلے آرہے تھے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب انہیں دیکھا تو مِنبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں شہزادوں کو اُٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تَعَالٰی کا اِرْشاد سچ ہے (اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (پ ۲۸، التغابن:۱۵)ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ (آزمائش) ہی ہیں۔) میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ گِرتے پڑتے آرہے ہیں تو مجھ سے صَبْر نہ ہو سکا، حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اُٹھالیا۔(ترمذی، باب مناقبِ حسن، ۵/۴۲۹، حدیث ۳۷۹۹)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس موقع پر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (دونوں شہزادوں کو) حاضرین میں سے کسی سے نہ منگایا، نہ کسی اور کی گود میں بٹھایا، بلکہ خُود مِنبر شریف سے اُتر کر خُطبہ چھوڑ کر بچوں کے پاس گئے، اُنہیں اُٹھا کر لائے اپنے برابر بٹھایا، یہ ہے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی انتہائی مَحَبَّت ان دونوں سے۔ اس آیتِ کریمہ میں "فِتْنَةٌ" بمعنٰی آفت یا مصیبت نہیں، بلکہ بمعنٰی محنت یا آزمائش ہے، اللہ تَعَالٰی ان کے ذریعے مؤمن کو ثواب دیتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ۸/۴۷۸)

تربیتِ اولاد کی اہمیت!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! واقعی اَولاد کی تربیت ایک آزمائش سے کم نہیں ہے، اگر اِنسان صحیح معنوں میں شریعت کے عین مُطابِق اپنی اولاد کی تربیت کر جائے تو اولاد اس کے لیے ثوابِ جاریہ کا سبب ہے اور اگر اولاد صحیح تربیت نہ ہونے کے سبب خدانخواستہ گناہوں کی راہ پر چل پڑے تو ایسی اولاد والِدَین

www.dawateislami.net

کے لیے جہاں دنیا میں رُسوائی کا سبب بن جاتی ہے، وُہیں آخرت میں بھی والِدَین کی پکڑ کا سبب بن سکتی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی ہے اور تم نے اسے کیا سکھایا۔ (شعب الایمان، ۶/۴۰۰) اولاد کی صحیح تربیت کرنے کا بہترین وقت بچپن ہوتا ہے۔ جس طرح موم کو کسی بھی سانچے میں ڈھالا جائے تو وہ آسانی سے ڈھل جاتا ہے، اسی طرح بچوں کو ان کی ابتدائی عمر میں جس بھی رنگ میں رنگا جائے، وہ رنگتے چلے جاتے ہیں، کیونکہ بچپن میں اُن کی یاداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے ،اس پر جو لکھا جائے گا،ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا، دیکھا جاتا ہے کہ بچپن کی عادات آخر عمر تک ساتھ رہتی ہیں، اس لیے اگر بچوں کو بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کا عادی بنایا جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑیں گے، اگر انہیں بچپن ہی سے نماز کی پابندی کرنے، قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے، فلموں ڈراموں اور گناہوں بھرے مختلف چینلز سے بچنے، ماں باپ اور بڑوں کا ادب و اِحترام کرنے، سچ بولنے کا عادی بنایا جائے گا تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہیں گے، اسی طرح اگر اُنہیں سنّت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے ،لباس پہننے وغیرہ کا عادی بچپن میں ہی بنا دیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھیں گے بلکہ اس کے یہ اچھے اوصاف اس کے ساتھ رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ یاد رکھئے! اگر ہماری تربیت بچے یا بچی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمہ داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا فرماں بردار بننے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ یہ اسلام ہی ہے، جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کا مطیع وفرماں بردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اولاد کی ظاہری زیب وزینت، اچھی غذا، اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی و رُوحانی تربیت کے لئے بھی کمربستہ

ہو جائیے۔

جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ اور دارُ المدینہ کا مختصر تعارف!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں بڑوں کی اصلاح کی کوشش میں ہے، وہیں مدنی منوں اور مدنی منیوں کو بھی دینی تعلیم و تربیت کے ذریعے معاشرے کا ایک اہم فرد بنانے کے لیے بھی مصروفِ عمل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت قائم ہونے والے کئی شعبہ جات جیسے مدرسۃُ المدینہ، جامعۃُ المدینہ اور دارُ المدینہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ خاص طور پر دارُ المدینہ ایک ایسا تعلیمی شعبہ ہے جو دِینی و دُنیوی تعلیم کا حسین امتزاج ہے۔ جس میں پڑھنے والے مدنی منے اور مدنی منیوں بڑے ہو کر باوقار مسلمان بن سکتی ہیں۔ ”دارُالمدینہ“ کے قیام کا بنیادی مقصد اُمّتِ مصطفٰے کی نئی نسلوں کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے دِینی ودُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے مدنی منے اور مدنی منیاں بھی نماز، روزے کے پابند بنیں، سُنّتوں کے آئینہ دار بنیں، ماں باپ کی فرمانبردار بنیں، حُسنِ اخلاق کی پیکر بنیں، علمِ دین حاصل کر کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والی بنیں، تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم انہیں ایسا پاکیزہ مدنی ماحول فراہم کریں، جہاں ایسی تربیت کرنے کا اِنتظام ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ اور دارُالمدینہ میں خصوصیت کے ساتھ مدنی تربیت پر بھی توجہ دی جاتی ہے، یہاں پڑھنے والے طلبا و طالبات، مدنی منوں اور مدنی مُنّیوں کو نیکیوں بھری زندگی گزارنے کے لیے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مدنی انعامات** پر عمل کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ لہٰذا آپ بھی اپنے مدنی منوں اور مدنی منیوں کو جامعۃُ المدینہ، مدرسۃُ المدینہ اور دار المدینہ میں داخل کروا کر اپنے لئے ثوابِ جاریہ کا سامان کیجئے۔

www.dawateislami.net

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! نانا اور نواسے کا رشتہ یقیناً بہت محبت واُلفت والا ہوتا ہے، لیکن اگر نانا تمام نبیوں کا سردار اور محبوبِ ربِّ غفار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہو جبکہ نواسے جنّتی نوجوانوں کے سردار ہوں تو ذرا سوچئے کہ ان کی آپس کی محبت اور اس مقدس رشتے کی شان وعظمت کس قدر بلند وبالا ہوگی۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حسنین کریمین وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جن کے فضائل ومناقب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حقِّ ترجمان سے بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! "حَسَنَین" کے پانچ (5) حروف کی نسبت سے ان کی عظمت وشان کے مُتَعَلِّق پانچ (5) احادیثِ مُبارَکہ سُنتی ہیں:

1) امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کو سرکار (عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے کندھوں پر سُوار دیکھا تو کہا: آپ دونوں کی سُواری کیسی شاندار ہے؟ تو نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اور سوار بھی تو کیسے لاجواب ہیں۔ (ترمذی ، باب مناقبِ حسن رضی اللّٰہ عنہ ج۵، ص ۴۳۲، حدیث ۳۸۰۹)

2) ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: **مَنۡ اَحَبَّہُمَا فَقَدۡ اَحَبَّنِیۡ وَمَنۡ اَبۡغَضَہُمَا فَقَدۡ اَبۡغَضَنِیۡ** یعنی جس نے ان دونوں سے مَحَبَّت کی، اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے عَداوت (یعنی دُشمنی) کی اس نے مجھ سے عَداوت (یعنی دُشمنی) کی۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ، ۱/۹۶، حدیث: ۱۴۳)

3) حَسَن اور حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا جَنَّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، الحدیث: ۳۷۹۳، ج۵، ص ۴۲۶)

www.dawateislami.net

4) حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن دونوں نونہالوں کو سونگھتے اور سینۂ مُبارک سے لپٹاتے۔(سنن الترمذی،کتاب المناقب،باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی...الخ، الحدیث:۳۷۹۷، ج۵،ص۴۲۸)

5) **ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا** یعنی حَسن و حُسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو پُھول ہیں۔(ترمذی، باب مناقبِ حسن رضی اللہ عنہ ج۵، ص۴۲۷، حدیث۳۷۹۵)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کیسی کمال مَحبَّت و اُلفت تھی، بیان کردہ احادیثِ کریمہ میں ان نادانوں کے لئے نصیحت کے مدنی پھول موجود ہیں کہ جو اپنی اولاد سے اِس وجہ سے پیار و مَحبَّت سے پیش نہیں آتے کہ کہیں ان کا رُعب و دبدبہ ختم نہ ہو جائے، ان کے لیے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ عمل درسِ نصیحت ہے کہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدِ کائنات ہونے کے باوجود بھی اپنے نواسوں کو کندھوں پر سوار فرماتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَسَنَینِ کَرِیمَین کی محبت کو اپنی مَحبَّت قرار دیا اور حَسَنَینِ کَرِیمَین سے دشمنی کو خود سے دشمنی قرار دیا، اپنی اولاد کو چُومنا، خُود سے چمٹانا، کندھوں پر سوار کرنا اور اُنہیں سینے سے لگانا یہ تو ہوتا ہی ہے لیکن آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو سُونگھا بھی کرتے اور فرماتے حسن و حسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دنیا میں جنت کے پھول ہیں۔(مراۃ المناجیح، باب مناقب اہل بیت النبی، الفصل الاول، ۸/۴۶۲)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھُول ہیں
کیجئے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش، ص:۷۷)

www.dawateislami.net

شرحِ کلامِ رضا

اے میرے پیارے آقا! اپنے جن دو شہزادوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا پھول فرمایا یعنی حَضرت امامِ حسن اور حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا ان کے صدقے میں رَضا کو میدانِ محشر میں ہر قسم کی مشکلات وپریشانیوں سے بچا کر مسکراتے (یعنی کھلتے) ہوئے پھول کی طرح کر دیجئے۔

(شرح حدائقِ بخشش، ص۲۱۷، ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! امامِ حسن ہوں یا امامِ حسین دونوں ہی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لاڈلے نواسے ہیں اور صاحبِ کرامت بھی۔ چونکہ اِمامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ عمر میں امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے بڑے تھے لہٰذا پہلے ہم امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی ایک کرامت کے متعلق سنتی ہیں چنانچہ

خشک دَرَخت پر تازہ کھجوریں

عارِف بِاللہ، حضرت سیِّدنا نورُ الدِّین عبد الرحمن جامی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: امام عالی مقام حضرت سیِّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سفر کے دوران کھجوروں کے باغ سے گزرے جس کے تمام درخت خشک ہو چکے تھے، حضرت سیِّدنا عبدُ اللہ ابنِ زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بھی اس سفر میں ساتھ تھے۔ حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اس باغ میں پڑاوڈالا (یعنی قیام کیا)۔ خُدام نے ایک سُوکھے درخت کے نیچے آرام کیلئے بچھونا بچھا دیا۔ حضرت سیِّدنا عبد اللہ ابنِ زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے عرض کی: اے نواسۂ رسول! کاش! اس سوکھے درخت پر تازہ کھجوریں ہوتیں! کہ ہم سیر ہو کر کھاتے۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے آہستہ آواز میں کوئی دعا پڑھی، جس کی برکت سے چند لمحوں میں وہ سوکھا درخت سرسبز وشاداب ہو گیا اور اس میں تازہ پکی کھجوریں آ گئیں

www.dawateislami.net

۔ یہ منظر دیکھ کر ایک شتربان (یعنی اونٹ ہانکنے والا) کہنے لگا: یہ سب جادو کا کرشمہ ہے۔ حضرت سیّدنا عبدُاللہ ابنِ زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا: توبہ کر، یہ جادو نہیں بلکہ شہزادۂ رسول کی دُعائے مقبول ہے۔ پھر لوگوں نے درخت سے کھجوریں توڑیں اور قافلے والوں نے خوب کھائیں۔

(شواھدُالنّبوۃ ص۲۲۷)

راکبِ دوشِ شہنشاہِ اُمَم
یا حَسَن ابنِ علی! کر دو کرم!
فاطِمہ کے لال حیدر کے پِسَر!
اپنی اُلفت دو مجھے دو اپنا غَم
اے شہیدِ کربلا کے بھائی جان!
دور ہوں عطار کے رنج والَم

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سنا آپ نے کی راکب دوشِ مُصْطَفٰے، مقبولِ بارگاہِ خدا حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کس قدر مستجاب الدعوات اور صاحبِ کرامت بزرگ تھے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دعا کی برکت سے ایک سوکھے درخت پر آن کی آن میں تازہ اور پکی ہوئی کھجوریں اُگ آئیں اور تمام قافلے والوں نے سیر ہو کر کھائیں، یقیناً یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جیتی جاگتی کرامت تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات سے کرامات کا ظہور ہوتا رہا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ساری زندگی مخلوقِ خدا کو فیضیاب فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کی چنانچہ

امام حسن مجتبٰی کا خواب

حضرت سیّدنا عمران بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا امام حسن

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خواب دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں کے درمیان قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد لکھا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ خوشخبری اپنے اہلِ بیت کو سنائی۔ انہوں نے جب یہ واقعہ تابعی بزرگ حضرت سیّدنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے بیان کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر واقعی یہ خواب دیکھا ہے تو ان کی عمر کے چند ہی دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس واقعے کے کچھ دن ہی بعد اِمامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہو گیا۔ (طبقات کبیر لابن سعد، ۳۸۶/۶، رقم: ۹۷۴۳)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال

امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہمام حضرت سیدنا امام ابو محمد حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 5 ربیع الاول 50ھ کو مدینۃُ المنوّرہ میں اس دارِ ناپائیدار سے رحلت فرمائی (یعنی وفات پائی)، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۳۸۶) یہ بھی کہا گیا ہے کہ 49ھ میں وفات ہوئی۔ بوقتِ شہادت حضرت سیّدنا امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر شریف 47 سال تھی۔ (تقریب الھذیب لابن حجر عسقلانی ص ۲۴۰)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پاکیزہ سیرت کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ سے شائع کردہ رسالہ "اِمامِ حسن کی 30 حکایات" کا مطالعہ فرمایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے میں امامِ عالی مقام، امامِ ہمام، امامِ عرشِ مقام حضرت سَیِّدُنا امام ابو محمد حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مبارک زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نہایت دلنشین انداز میں اُجاگر کیا گیا ہے لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرما کر خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن

www.dawateislami.net

لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جس طرح اپنے بڑے نواسے یعنی امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قلبی لگاؤ تھا اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے چھوٹے نواسے امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بھی انتہائی والہانہ عقیدت و محبت فرماتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے امامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بھی وقتاً فوقتاً مختلف ایمان افروز کرامات کا ظہور ہوتا رہا۔ آیئے! ہم بھی شہیدِ کربلا، مظلومِ کربلا حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک کرامت ملاحظہ کرتے ہیں چنانچہ

کنوئیں سے پانی اُبل پڑا

حضرت سَیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب مدینۂ منوّرہ سے مکۂ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں حضرت سَیِّدُنا ابنِ مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع سے مُلاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عَرض کی: میرے کُنوئیں میں پانی بہت ہی کم ہے براہِ کرم! دُعائے برکت سے نواز دیجئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کُنوئیں کا پانی طلب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضر کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مُنہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا اور کُلی کی۔ پھر ڈول کو واپس کُنویں میں ڈال دیا تو کُنویں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہو گیا۔ (الطبقات الکبری، ج۵، ص۱۱۰)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ امامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان و عظمت کس قدر بلند و بالا تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُبارک کُلّی کی برکت سے کُنوئیں کا پانی پہلے سے کافی بڑھ بھی گیا اور لذیذ اور شیریں بھی ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ بابرکت سے وقتاً فوقتاً کرامات کا ظہور ہوتا رہتا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت باسعادت بھی باکَرامت ہے۔ چُنانچہ

www.dawateislami.net

سَیِّدی عارِف باللہ نورُ الدِّین عبدُ الرَّحمٰن جامی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں۔ منقول ہے کہ امامِ پاک (امام حسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کی مُدَّتِ حَمل چھ ماہ ہے۔ حضرت سَیِّدُنا یحیٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور امامِ عالی مَقام امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کے علاوہ کوئی ایسا بچّہ زِندہ نہ رہا جس کی مُدَّتِ حَمل چھ ماہ ہوئی ہو۔ (شواهدالنبوۃ ص ۲۲۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بلا شبہ لالچ ایک ایسی بری بلا ہے کہ جو انسان کو سیدھے راستے سے ہٹا کرتباہی وبربادی کے راستے پر لاڈلتی ہے ایسا ہی کچھ ظالم یزیدیوں کے ساتھ بھی ہوا کہ جن کو دنیوی مال و دولت اور عہدوں کے لالچ نے ایسا اندھا کیا کہ انہوں نے نواسہ ٔرسول حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کے فضائل و مناقب جاننے کے باوجود بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کے کئی ساتھیوں کو میدانِ کربلا میں بھوک و پیاس کی حالت میں انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا۔ بالآخر کچھ عرصے بعد خود بھی طرح طرح کی اذیتوں سے دوچار ہونے کے بعد وہ بھی اپنے انجامِ کار کو پہنچے۔ آیئے! عبرت کے لئے یزید پلید کے دردناک اَنجام کا مختصر واقعہ سنتی ہیں چنانچہ

یزید کا اَنجام

واقعہ ٔکربلا کے کچھ ہی دنوں کے بعد یزید ایک ہلاکت خیز اور انتہائی مُوذِی مَرَض میں مُبتلا ہوا، پیٹ کے دَرد اور آنتوں کے زَخموں کی ٹیس (یعنی تکلیف) سے ماہیِ بے آب (یعنی جس طرح مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے) کی طرح تڑپتا رہتا تھا، حِمص میں جب اُسے اپنی مَوت کا یقین ہو گیا تو اپنے بڑے لڑکے مُعاویہ کو بِسترِ مَرگ پر بُلایا اور اُمورِ سَلطَنَت کے بارے میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ بے ساختہ بیٹے کے مُنہ سے چیخ نکلی اور نہایت ذِلَّت وحقارت کے ساتھ یہ کہتے ہوئے باپ کی پیشکش کو ٹھکرا دیا کہ جس تاج وتخت پر آلِ رسول کے خُون کے دَھبّے ہیں، میں اُسے ہرگز قبول نہیں کر سکتا، خُدا اِس منحوس سَلطَنَت کی وِراثت سے مجھے مَحرُوم رکھے، جس کی بنیادیں نواسۂ رسول کے خُون پر رکھی گئی ہیں۔ یزید اپنے بیٹے کے مُنہ سے یہ اَلفاظ

www.dawateislami.net

سُن کر تڑپ گیا اور شِدّتِ رَنج واَلَم سے بستر پر پاؤں پٹخنے لگا، مَوت سے کچھ دن پہلے یزید کی آنتیں سڑ گئیں اور اُس میں کیڑے پڑ گئے، تکلیف کی شِدّت سے خِنزیر کی طرح چیختا تھا، پانی کا قَطرہ حَلْق سے نیچے اُترنے کے بعد نِشْتَر کی طرح چبھنے لگتا تھا، عجیب قَہرِ الٰہی کی مار تھی، پانی کے بغیر بھی تڑپتا تھا اور پانی پاکر بھی چیختا تھا، بالآخر اِسی دَرد کی شِدّت سے تڑپ تڑپ کر اُس کی جان نکلی، لاش میں ایسی ہولناک بدبُو تھی کہ قریب جانا مشکل تھا، جیسے تیسے اُس کو سِپُردِ خاک کِیا گیا۔(1)

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''امام حُسَین کی کرامات'' میں یزید پلید کے اَنْجام کے بارے میں ایک اور واقعہ نَقْل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: یزید پلید کی مَوت کا ایک سَبَب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومیُّ النَّسل لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو گیا تھا، مگر وہ لڑکی اندرونی طور پر اُس سے نفرت کرتی تھی، ایک دن رنگ رلیاں مَنانے کے بہانے اُس نے یزید کو دُور ویرانے میں تنہا بُلایا، وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بَدمَسْت کر دِیا، اُس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ جو بے غیرت و نابَکار (یعنی نِکمّا) اپنے نبی کے نواسے کا غدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہو سکتا ہے، خنجرِ آبدار (تیز دھار) کے پے در پے وار کرکے چِیر پھاڑ کر اُس کو وہیں پھینک دِیا۔ چند روز تک اُس کی لاش چِیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخر ڈُھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی مَوالی (یعنی نوکر چاکر) وہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سڑی ہوئی لاش کو وہیں داب (دَفنا) آئے۔(2) اب ذرا اس کی قَبْر کا حال بھی سنئے۔ چُنانچِہ

یزید کی قَبْر کا حال

دِمَشْق کے پُرانے قَبرِستان بابُ الصَّغِیْر کے کچھ آگے یزید کی قَبْر کا نشان تھا، جس پر آج سے کئی

1... تاریخ کربلا، ص ۳۴۵

2... امام حسین کی کرامات، ص ۴۷

www.dawateislami.net

سالوں پہلے لوگ اینٹیں پتّھر مارتے تھے اور اکثر اینٹوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا، وہاں اب شیشہ، کانچ، (اور) لوہا گَلانے کی بھَٹّی لگی ہوئی ہے، اُس کارخانے میں شیشے کے برتن بنائے جاتے ہیں، اُس لوہے اور کانچ کو گَلانے کی آگ والی بھٹی بالکل ٹھیک جس جگہ قَبْر تھی وہاں بنی ہوئی ہے۔ گویا یزید کی قَبْر پر ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔ (شَہادت نواسہ سید الابرار، ۹۱۹-۹۱۸)

اے خاک بتا زورِ یزید آج کہاں ہے | وہ تخت ہے کس قَبْر میں وہ تاج کہاں ہے

جو رہا تو نام حُسَیْن کا ، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا | نہ ہی شِمْر کا وہ سِتَم رہا نہ یزید کی وہ جفا رہی

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ نبیِ اَکرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بَیْتِ اَطْہار رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ دُشمنی رکھنے اور اُنہیں اَذِیَّت پہنچانے والوں کا کیسا بدترین اَنْجام ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اُنہیں کَفَن بھی نصیب نہیں ہوتا، دُنیا میں بھی ذِلَّت اُن کا مُقدَّر بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی اُنہیں رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا نیز اُن کا ٹھکانا جہنّم کی آگ ہے۔

نبیِ اَکرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس شخص نے میرے اہلِ بَیْت پر ظُلم کیا اور مجھے میری عِتْرَتِ پاک (یعنی اولاد) کے بارے میں اَذِیَّت دی، اُس پر جنَّت حرام کر دی گئی۔(3) ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص بَیْتُ الله شریف کے ایک کونے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے، روزے رکھے اور پھر اہلِ بَیْت کی دشمنی پر مر جائے تو وہ جہنّم میں جائے گا۔(4) تابعی بُزرگ حضرت سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن لوگوں نے حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کیا ہے، اگر وہ الله تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخشے بھی جائیں تو وہ رسولِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا مُنہ دکھائیں گے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم!

3...برکات آل رسول، ص ۲۵۹

4...مُسْتَدْرَک، کتاب معرفة الصحابة، مبغض اهل البيت يدخل النار...الخ، ۴/۱۳۰-۱۲۹ حدیث: ۴۷۶۶

www.dawateislami.net

اگر حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قتل میں میرا دَخْل ہوتا اور مجھے جنّت اور دوزخ کا اِختیار دِیا جاتا تو میں دوزخ اِختیار کرتا، اِس خوف کے سبب کہ جنّت میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کس منہ سے جاؤں گا۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، الحسن البصری وقتلۃ الحسین، ص ۵۴ ملخصًا)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یزید پلید پر چُونکہ اپنی حکومت و سَلْطَنَت بچانے کا جنُون سوار تھا، لہٰذا اِس بدبخت نے اِقْتِدار کے نشے میں بدمَسْت ہو کر گلشنِ فاطمہ کو اِس قدر بے دَرْدی کے ساتھ پامال کِیا کہ سُن کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل رَنْجِیْدہ ہو جاتا اور آنکھوں سے بے ساخْتہ اَشک رَواں ہو جاتے ہیں۔ بہر حال یزیدیوں کے اَنْجامِ بد سے یہ بھی پتا چلا کہ اللہ والوں کی دُشمنی دُنیا و آخرت میں خَسارے کا باعث ہے، کیونکہ واقعۂ کربلا میں جتنے اَشْخاص شہید ہوئے، وہ سب کے سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّب ترین اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے تھے اور جو بدنصیب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا سے دُشمنی رکھتا ہے، اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ دِیا جاچکا ہے، چُنانچہ

نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ، یعنی جو میرے کسی ولی سے دُشمنی کرے، میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔[5]

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفْتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُنہیں (یعنی یزیدیوں کو) نہیں معلوم تھا کہ خُونِ شُہَداء رنگ لائے گا اور سَلْطَنَت کے پُرزے اُڑ جائیں گے، ایک ایک شخص جو قتلِ حضرتِ امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں شریک ہوا ہے، طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک ہو گا، وہی فُرات کا کَنارہ ہو گا، وہی عاشورہ (یعنی 10 مُحَرَّمُ الْحَرام) کا دن، وہی ظالموں کی قوم ہو گی اور مُخْتار کے گھوڑے اُنہیں روندتے ہوں گے، اُن کی جماعتوں کی کثرت اُن کے کام نہ

5... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

www.dawateislami.net

آئے گی، اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے، گھر لُوٹے جائیں گے، سُولیاں دی جائیں گی، لاشیں سڑیں گی، دُنیا میں ہر شخص تُف تُف کرے گا، اِس ہلاکت پر خُوشی منائی جائے گی، مَعْرِکہ ٔجنگ میں اگرچہ اُن کی تعداد ہزاروں کی ہو گی مگر چُوہوں اور کُتّوں کی طرح اُنہیں جان بچانی مُشکل ہو گی، جہاں پائے جائیں گے مار دیئے جائیں گے، دُنیا میں قیامت تک اُن پر نفرت وملامت کی جائے گی۔ (سوانح کربلا، ص۱۸۵-۱۸۴)

اے تِشنگانِ خونِ جوانانِ اہلبیت دیکھا کہ تم کو ظُلم کی کیسی سزا ملی
کُتّوں کی طرح لاشے تمہارے سڑا کیے گھورے پہ بھی نہ گور کو تمہاری جا مِلی
رُسوائے خلق ہو گئے برباد ہو گئے مردُودو! تم کو ذِلّتِ ہر دَوسرا ملی
تم نے اُجاڑا زَہرا کا بوستان تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی
دُنیا پرستو! دین سے منہ موڑ کر تمہیں دُنیا ملی نہ عیش و طَرب کی ہوا ملی
آخر دِکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے سر کَٹ گئے اَماں نہ تمہیں اِک ذرا ملی
پائی ہے کیا نعیمؔ اُنہوں نے ابھی سزا دیکھیں گے وہ جحیم میں جس دن سزا ملی

www.dawateislami.net